93546 ـ اعتكاف كا ارادہ ہے ليكن ان ايام ميں ڈاكٹر كے پاس بھی جانا ہے

سوال

ميں اعتكاف كرنا چاہتا ہوں، ليكن ان ايام ميں ميرا ڈاكٹر كے ساتھ ايك اہم وعدہ بھی ہے، تو كيا دوران اعتكاف ميں ڈاكٹر كے پاس جا سكتا ہوں، يا كہ مجھ پر اعتكاف واجب نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

مسجد ميں التزام كے ساتھ رہنے اور ٹھرنے كو اعتكاف كہا جاتا ہے.

اور اعتكاف كرنا سنت مستحبہ ہے، خاص كر رمضان المبارك كے آخری عشرہ كا اعتكاف سنت ہے، اور اعتكاف اس وقت تك واجب نہيں ہوتا جب مسلمان شخص نذر كے ذريعہ اسے اپنے اوپر واجب نہ كر لے، ليكن بغير نذر واجب نہيں.

مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (48999) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

اصل تو يہی ہے كہ اعتكاف كرنے والا شخص بغير كسی ضرورت كے مسجد سے باہر نہيں جا سكتا، اور ضرورت بھی ايسی جو مسجد ميں پوری نہ ہو سكتی ہو، مثلا وضوء، غسل، قضائے حاجت.

اس كی دليل عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا كی يہ حديث ہے، وہ بيان كرتی ہيں كہ:

" جب نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم اعتكاف كرتے تو گھر ميں انسانی ضرورت كے علاوہ داخل نہ ہوتے تھے "

صحيح مسلم حديث نمبر (297).

اور اگر آپ كو ڈاكٹر كے پاس جانے كی ضرورت ہے، اور اسے رمضان كے بعد تك مؤخر نہيں كيا جا سكتا تو ظاہر يہی ہوتا ہے، ڈاكٹر كے پاس جانے كے ليے مسجد سے نكلنے ميں كوئی حرج نہيں، آپ فارغ ہو كر فورا مسجد ميں واپس آ جائيں.

امام نووی رحمہ اللہ نے " المجموع " میں بیان کیا ہے کہ:

" ایسا مریض جسے بیماری کی وجہ سے بستر اور خادم، اور بار بار ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت ہو، اور اس بنا پر ا سکا مسجد میں رہنا قابل مشقت ہو تو اس کے لیے مسجد سے نکلنا مباح ہے " انتہی.

دیکھیں: المجموع للنووی (6 / 545).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جو ڈاکٹر سے مشورہ کرنے کا محتاج ہو وہ نکل سکتا ہے، وگرنہ وہ مسجد میں ہی رہے " انتہی.

دیکھیں: جلسات رمضانیۃ (سال 1411 ھـ) ساتویں مجلس (144).

واللہ اعلم .